بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاہے۔اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

وہ دو دن سے اپنے فلیٹ میں رہ رہا تھا اور موبائل بھی بند رکھا تھا- فل وقت وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا نہ کچھ سوچنا چاہتا تھا بس سکون چاہتا تھا..... وہ کاؤچ پہ بیٹھے آنکھیں موندے سگریٹ کے کش لے رہا تھا جب گھنٹی بجی اس نے آنکھیں کھول کر ٹائم دیکھا تو دوپہر کے ساڑھے چار بج رہے تھے اور گھنٹی بجانے والا بھی ڈھیٹ تھا جو بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گیا تھا اور بیل کی آواز اِس وقت اُس کے سر پر ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی وہ گہرا سانس لے کر دروازہ کھولنے کے لیئے اٹھا اور اس کی توقع کے عین مطابق سامنے افروز کھڑا تھا-

"کہاں گم ہو تم اور موبائل بند کیوں ہے تمہارا کچھ اندازہ ہے کے کیا ہو رہا ہے" افروز نے اندر آکر تقریباً چیختے ہوئے کہا تو وہ ان سنا کر کے دوبارہ اپنی سابقہ حالت میں بیٹھ کر سگریٹ کے کش لینے لگا-

"میں کچھ بکواس کر رہا ہوں" افروز نے گھورتے ہوئے کہا-

"پتہ ہے اسلیئے میں اگنور کر رہا ہوں" شاہ نے سکون سے کہہ کر ایک اور کش لیا-

"یار کیا ہوا ہے اور یہاں کیوں ہو گھر بھی نہیں گئے" افروز نے فکر مندی سے کہتے ہوئے کہا تو گھر کے نام پر اسنے سختی سے آنکھیں میچ لیں-

New Era Magazine

"کچھ نہیں تم بتاؤ کیوں آئے ہو" شاہ نے بات بدلتے ہوئے کہا پر وہ بھی اسی کا دوست تھا جانتا تھا کچھ تو ہوا ہو گا۔

"یار مجھے بھی نہیں بتاؤ گے کہ کیا!!...." افروز کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شاہ نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کے کچھ نہیں ہوا تو بار بار مت پوچھو اور کام کی بات کرو" شاہ نے بے تاثر لہجے میں کہا اگر افروز اسے پہیلی کہتا تھا تو ٹھیک کہتا تھا وہ کب کیا سوچ رہا ہے اسکا وہ آج تک کوئی اندازہ نہ لگا سکا۔

"چھ بجے ہماری عبید کے ساتھ ضروری میٹنگ ہے جس میں تمہارہ ہونا لازمی ہے بس یہی بتانا تھا تمہیں" افروز نے بتایا تو اسے یاد آیا وہ دو دن سے اتنا لا تعلق بیٹھا تھا کے میٹنگ بھول گیا۔

"ہمم ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا تم جاؤ" شاہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"یار تو مجھے جانے کو کہہ رہا ہے مجھے" افروز نے صدمے سے کہا۔

"میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں" شاہ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"دو دن سے اکیلے ہی تھے تم آدم بیزار" افروز نے چڑ کر کہا۔

"پلیییز... میں ٹائم پر آجاؤں گا" شاہ نے دبے ہوئے غصے سے کہا تو افروز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جانے میں ہی عافیت جانی کیوں کے غصے میں شاہ درندہ بن جاتا تھا (بقول افروز کے)۔

افروز کے جانے کے بعد شاہ چند منٹ بیٹھا رہا پھر اٹھ کر تیار ہونے چلا گیا.... ڈارک براؤن پینٹ اور سفید شرٹ پہنے وہ آئینے کے سامنے کھڑا بال برش کر رہا تھا پھر اس نے ڈارک براؤن کلر کا ہی کوٹ پہنا اور اپنا موبائل اور نئی کار کی چابی لے کر نکل گیا.... چھ بجنے میں دس منٹ تھے تو وہ بلڈنگ کے باہر تھا.... کار سے نکل کر لاک کرتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"ہاں میرے بھانجے کی گرینڈ برتھ ڈے پارٹی ہے تم ضرور آنا اور تم نے تو دوبارہ شکل دکھانا پسند نہیں کیا" عبید نے خفگی سے کہا تو افرو نے دانت نکوستے ہوئے اسے دیکھا۔

"یار بس کام بہت ہوتا ہے کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا ورنہ مصطفیٰ کے غصے سے مجھے کون بچائے گا" افروز نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا کیونکہ عبید نے شاہ کے غصے کے بارے میں سنا تھا۔

"ہاں مصطفیٰ کو بھی لانا ساتھ" عبید نے افروز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عبید اور افروز اچھے دوست بھی تھے..... عبید کی کمپنی تقریباً چھ ماہ سے شاہ کے ساتھ کام کر رہی تھی اور افروز, شاہ کا بزنس پارٹنر تھا اس لیئے عبید کی شاہ سے سلام دعا تھی.... افروز اور شاہ ایک اور کمپنی بنا رہے تھے جہاں کے سارے فرنیچر کا کام عبید کی کمپنی کو ملا تھا اسی سلسلے میں آج یہ میٹنگ تھی۔

"میں تو لے آؤں گا اسے پر تم انوائٹ ضرور کرنا" افروز نے کہا تو عبید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"السلام علیکم" شاہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے افروز اور عبید کو سلام کیا۔

"وعلیکم سلام کیسے ہو مصطفیٰ" عبید نے سلام کا جواب دیتے ہوئے گرم جوشی سے پوچھتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

New Era Magazine

"فائن..."شاہ نے مارے بندھے ہاتھ ملا کر جواب دیا اور بیٹھ کر میٹنگ شروع کی۔

میٹنگ اختتام پر ہی تھی جب افروز ٹائم دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا میں چلتا ہوں....مجھے اقصیٰ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے"افروز نے دونوں کی سوالیہ نظروں کا جواب دیتے ہوئے بہن کا بتایا۔

"خیریت...."شاہ نے فکر مندی سے پوچھا اقصیٰ اسے مزنٰی اور منزہ کی طرح تھی۔

"کل سے بخار ہے آج ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ لی ہے"افروز بتایا۔

"تو تمہیں آنا ہی نہیں چاہیئے تھا میٹنگ کے لیئے ویسے بھی سب فائنل ہو گیا ہے میٹنگ ڈسمس تم اب جاؤ"شاہ نے اسے گھڑکتے ہوئے کہا تو وہ عبید سے ہاتھ ملا کر شاہ کا کندھا تھپتھپاتے مسکراتا ہوا چلا گیا....

افروز جانتا تھا کے اگر اسکی جگہ کوئی اور یہ حرکت کرتا تو وہ اسے میٹنگ سے تو کیا کمپنی سے نکال دیتا پر چونکہ بہن کا معاملہ تھا سو اس نے اجازت دے دی۔

"اوکے تمام پوائنٹس یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کام ایک ہفتے کے اندر اندر شروع ہو جانا چاہیئے اور میں کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گا" شاہ نے رعب دار آواز میں کہا۔

"جی میں شکایت کا موقع نہیں دونگا" عبید جو شاہ کو پارٹی میں انوائٹ کرنے کے لیئے ہمت جمع کر رہا تھا اس کی رعب دار آواز سن کر کہیں سو گئی اور بس یہی کہ پایا اور مصافحہ کر کے دونوں باہر آ گئے۔

عبید بائیں طرف اپنی کار کی جانب بڑھ گیا اور شاہ دائیں طرف آ گیا جہاں اسکی نئی گاڑی کھڑی تھی جو اب نئی نہیں لگ رہی تھی پہلے وہ حیرانگی سے گاڑی کو دیکھتا رہا جس کے فرنٹ شیشے پر دراڑیں پڑیں تھیں پھر اس نے غصے سے گاڑی کی بونٹ پر ہاتھ مارا تو کوئی چیز نیچے گری اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھائی تو ایک چھوٹا سا ایئر رنگ تھا جس میں سفید موتی لگا تھا مطلب یہ کارستانی کسی بدتمیز لڑکی کی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایئر رنگ والی لڑکی اسکے سامنے آ جائے اور وہ اسکو زمین میں گاڑھ دے وہ غصے سے پاگل ہوا جا رہا تھا......ایک تو وہ پہلے ہی غصے کو کنٹرول

New Era Magazine

کرتا میٹنگ کے لیئے آیا تھا اور اب اس بدتمیز لڑکی نے اسکی نئی گاڑی خراب کردی تھی......اس نے غصے سے تقریباً چیختے ہوئے چوکیدار کو آواز دی۔

"جج....جی صاحب "چوکیدار شاہ کی آواز سن کر بوکھلاتے ہوئے آیا۔

"تم کتنی دیر سے ادھر ہو "شاہ نے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"م..میں دو..دوپہر سے "چوکیدار نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پھر بتاؤ میری گاڑی کس نے خراب کی "شاہ نے پوچھا۔

"وہ صاحب م م م...مجھے نہیں پتہ میں بس تھوڑی دیر کے لیئے باتھروم گیا تھا "چوکیدار نے ڈرتے ہوئے کہا تو شاہ جو پہلے ہی تپا ہوا تھا پھٹ پڑا۔

"جھوٹ مت بولو تمہیں میں دیکھ چکا تھا....میں نے چوکیداری کے لیئے رکھا ہے تمہیں نہ کے اندر جا کر اپنے دوستوں سے گپیں ہانکنے کیلیئے...جھوٹ بولنے والوں سے مجھے نفرت ہے شدید نفرت...اینڈ یو آر فائرڈ "شاہ نے غصے سے کہا اور دوبارہ آفس کی طرف بڑھ گیا۔

New Era Magazine

اس نے موندی موندی آنکھیں کھول کر غصے سے الارم کو گھورا جو کب سے اس کے سر پہ کھڑا ناچ ناچ کر بج رہا تھا پر جیسے ہی اسکی نظر ٹائم پر پڑی جہاں ساڑھے گیارہ بج رہے تھے تو وہ چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتری اور باتھ روم میں گھس گئی۔

کل شام گھر آنے کے بعد وہ بس تھوڑی دیر سب کے ساتھ بیٹھی اور پھر کمرے میں آگئی دوائی کھائی اور سو گئی تھی کیونکہ بازو میں زیادہ ہی درد تھا پر سونے سے پہلے اس نے دس بجے کا الارم لگایا تھا پر اب ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔

وہ وائٹ پینٹ پر سی گرین شرٹ پہنے اپنا ایئرانگ ڈھونڈنے میں مصروف تھی جب اسے یاد آیا کہ کل گاڑی کے چکر میں اس کا ایئرانگ کھو گیا تھا اور وہ کل سے اس منحوس گاڑی اور گاڑی والے کو ہزاروں صلواتیں سنا چکی تھی کیونکہ اس کے خیال میں اگر وہ بے وقوف انسان ادھر گاڑی پارک نہ کرتا تو یہ سب نہ ہوتا یہی سوچتے سوچتے وہ باہر چلی گئی۔

"ملکۂ عالیہ کی آنکھ کھل گئی ہے" اس نے جیسے ہی کچن میں قدم رکھا نازنین بولیں۔

New Era Magazine

"جی اماں کھل گئی ہے نہ" جیا نے آلو چھیلتی ناز نین کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"او ہو چھوڑا جیا کیا کر رہی ہو کام کرنے دو مجھے" ناز نین نے خفگی سے کہا۔

"آپ ناراض ہیں نہ مجھ سے اماں" جیا نے جمائی روکتے ہوئے پوچھا وہ جانتی تھیں کے وہ اس کے زیادہ سونے کی وجہ سے ہمیشہ ناراض رہتی تھیں۔

"نہیں..... تمھیں میری ناراضگی سے کیا تم وہی کیا کرو جو تمہارا دل کرتا ہے" ناز نین نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔

"اماں قسم سے کیا کروں اتنی نیند آتی ہے کوشش کرتی تو ہے ہوں میں جلدی اٹھنے کی پر ہائےےےے رے یہ ڈھیٹ نیند" جیا نے ڈرامائی انداز میں کہا تو وہ مسکرا دیں۔

"بس ڈرامے کروالو تم سے جتنے مرضی" ناز نین نے اس کے بال سنوارتے ہوئے کہا۔

"توبہ میری میں نے ڈرامے کر کے آپ کے جوتے تھوڑی کھانے ہیں" جیا نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"تو میرا کون سا دل کرتا ہے اپنی بیٹی کو مارنے کا بس اپنی نیند اور زبان کنٹرول کیا کرو" نازنین نے اس کی پیشانی چوم کر کہا۔

"نیند تو کنٹرول کر لوں پر زبان کنٹرول کرنا مشکل ہے کیونکہ جب بھی وہ فت.... خیر چھوڑیں آپ بتائیں سب کہاں ہیں" جیا نے بات بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وہ صبح صبح بدمزگی نہیں چاہتی تھی۔

"سب چھت پر ہیں تمہارا ہی انتظار کر رہی ہیں تاکے کپڑوں وغیرہ کی کٹنگ کر لیں دو دن رہ گئے ہیں بس......اچھا جاؤ باہر بیٹھو میں بس پراٹھا لا رہی ہوں بنا کچھ کھائے ہی نہ اوپر چلی جانا" نازنین نے لمبا سا جواب دینے کے بعد جیا سے کہا تو وہ مسکرا کر باہر آ گئی۔

اس دن عالم اور شاہ کے جانے کے بعد وہ چاروں خاموشی سے کمرے میں چلی گئیں پر شام کو جب چائے کے لیئے ایمان زرمین کو بلانے آئی تو انہیں بے ہوش دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ چلاتے ہوئے باہر آئی اور عالم بٹ جو صبح کے نکلے شام کو گھر آئے ایمان کو روتا چلاتا دیکھ پریشان ہو گئے۔

"کیا ہوا ایمان" عالم بٹ نے پریشانی سے پوچھا۔

"ابو وہ... وہ امی وہ انہیں پتہ نہیں کیا ہوا" ایمان نے روتے ہوئے بتایا تو عالم بٹ کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی وہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں گئے۔

"زری اٹھو کیا ہوا ہے زری" عالم بٹ نے زرمین کو اٹھایا اور باہر کی جانب بھاگے۔

زرمین اگر ہوش میں ہوتی تو عالم بٹ کے منہ سے عرصے بعد زری سن کر خوشی سے پاگل ہو جاتیں اور عالم بٹ جو ایک عرصے سے زرمین سے بدگمان اور ناراض تھے انہیں اس حالت میں دیکھ کر گویا سب بھول گئے یاد تھا تو بس یہ کے وہ ان کی متاعِ جان ہیں۔

ہسپتال کے کاریڈور میں چکر لگاتے وہ بس زرمین کے لیئے دعا گو تھے وہ زرمین کو کھونا نہیں چاہتے تھے چاہے وہ جتنا بھی ان پر غصہ کرتے ہوں پر محبت تو ابھی بھی کرتے تھے..... جیسے ہی ڈاکٹر باہر آیا وہ تیزی سے انکی طرف بڑھے۔

"کیسی ہے وہ... ٹھیک ہے نہ..... کیا ہوا ہے" عالم بٹ نے پریشانی سے ایک ساتھ سارے سوال کیے۔

"اب ٹھیک ہیں وہ بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا میں نے انجیکشن دیا ہے جسکی وجہ سے وہ بیہوش ہیں" ڈاکٹر نے جواب دیا اور انکا شانہ تھپتھپا کر چلے گئے جبکہ عالم بٹ دل ہی دل میں خدا کا ڈھیروں شکر ادا کر رہے تھے۔

"ابو امی کو کیا ہوا ہے" ایمان نے پوچھا تو مزنی اور منزہ نے بھی آنسوؤں سے بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔

"میرے بچو کچھ نہیں ہوا وہ بلکل ٹھیک ہے اب" انہوں نے تینوں کو بازوؤں میں لیتے ہوئے جواب دیا تو وہ تینوں سسک پڑیں آج کتنے ہی عرصے بعد انہیں ابو کا پیار مل رہا تھا۔

New Era Magazine

"بس اب چپ ہو جاؤ ایسے نہیں روتے بسس" عالم بٹ نے تینوں کے آنسو باری باری صاف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی تو رو رہے ہیں ابو" ایمان نے باپ کے آنسو دیکھتے ہوئے کہا۔

مزنی اور منزہ نے باپ کے آنسو اپنے اپنے دوپٹوں سے صاف کیئے عالم بٹ یہ دیکھ کر مارے شرمندگی کے شاید اپنے آپ سے ہی نظریں نہ ملا پا رہے تھے انکا دل کٹنے لگا کتنی معصوم اور پیاری تھیں انکی بیٹیاں جنکو انہوں نے اپنی انا کی وجہ سے اپنے سے دور رکھا تھا زرمین کے علاوہ وہ ان تینوں سے بھی کبھی کبھی سرد مہری برتتے تھے لیکن پھر بھی وہ باپ کے آنسو پونچھ رہی تھیں زرمین نے واقعی ہی ان کی بہت اچھی تربیت کی تھی۔

"میرے بچو جاؤ آپ لوگ خان انکل کے ساتھ گھر چلے جاؤ میں ادھر ہی ہوں" عالم بٹ نے سنبھلتے ہوئے اپنے پرانے اور وفادار ڈرائیور کا نام لیا جو کافی عرصے سے ان کے ڈرائیور تھے کیونکہ فلحال وہ ان معصوموں کا سامنا نہیں کر سکتے تھے۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گی امی کو چھوڑ کر" منزہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تو مزنی نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"منزہ مزنی ہم چلتے ہیں کیونکہ یہاں صرف ایک بندہ رہ سکتا ہے اور امی اب ٹھیک ہیں ابو امی کو لے آئیں گے" ایمان نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ اپنے ابو کی آنکھوں میں شرمندگی دیکھ چکی تھی اور وہ ابو کو شرمندہ ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"اچھا پر ہم تب تک نہیں سوئیں گی جب تک امی گھر نہیں آئیں گی کیوں مزنی" منزہ نے اپنی بات بتاتے ہوئے مزنی کی تائید چاہی تو اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا تو عالم بٹ نے مشکور نظروں سے ایمان کو دیکھا۔

"ایمان گھر پہنچ کر مجھے فون کر دینا یاد سے ٹھیک ہے" عالم بٹ نے اسکی پیشانی چومتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر سر ہلاتے بہنوں کے ساتھ باہر چلی گئی اور عالم بٹ زرمین کے کمرے میں آ گئے جہاں وہ بے سدھ پڑیں تھیں وہ انکو دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

ناشتے کے بعد وہ چھت پر آئی جہاں عروج چچی سب کو لائن میں لگائے ناپ لے رہی تھیں اور نبیحہ چچی لکھ رہی تھیں جبکہ سنیہ چچی ان کے مطابق ڈیزائن نوٹ کر رہی تھیں۔

"بڑے بڑے لوگ آ گئے ہیں" عروج چچی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس دیکھ لیں میں نے سوچا آج آپ کو اپنا دیدار ہی کروا دوں" اس نے انہی کے انداز میں کہا تو وہ سب مسکرا دیں۔

"بس تمہارا انتظار تھا آجاؤ اب" سنیہ چچی نے کہتے ہوئے اس کے سامنے کپڑے رکھے تو وہ نبیحہ چچی کے ساتھ مل کر شروع ہو گئی تھی۔

"ماما ہم باہر سے ریڈی میڈ ڈریسسیس کیوں نہیں لے لیتے" زروا نے سنیہ سے پوچھا جو اب جیا کو سب کے ڈیزائنز سے آگاہ کر رہی تھیں۔

"کیوں گھر میں سلائی کرنے سے کیا ہوتا ہے ٹویٹی" خایفہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"کیونکہ تائی نبیحہ اور پیاری آپی تھک جاتی ہیں نہ اتنے کپڑے سی سی کر" زروا نے معصومیت سے کہا تو سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"سب سے پہلے اب تمہارا ہی ڈریس سلائی کریں گے" جیا نے اسکا گال چوم کر کہا اور نبیحہ کے ساتھ کام میں لگ گئی۔

نبیحہ سلائی میں ایکسپرٹ تھیں اور اب جیا کو بھی سلائی آتی تھی تو وہ مل کر ان کی مدد کرتی تھی ان کے گھر ہمیشہ کپڑے گھر میں سلائی ہوتے تھے تاکہ باقی بچیاں بھی یہ ہنر سیکھیں۔

وہ گزرے سالوں کے بارے میں سوچ رہے تھے کتنی زیادتیاں کی تھیں انہوں نے صرف زرمین کے ساتھ نہیں اپنے بچوں کے ساتھ بھی اگر زرمین کی جگہ کوئی اور ہوتی تو ان کو لعنت ملامت کر کے چھوڑ چکی ہوتی پر وہ زرمین تھیں جو ان سے بہت محبت کرتیں تھیں وہ آج تک ان کی زیادتیوں، طنزوں، طعنوں اور الزاموں کو چپ کر کے سنتی تھیں آج تک کوئی شکوہ تک نہ کیا تھا اور انہوں نے شکوے کے علاوہ کچھ نہ کیا تھا۔

New Era Magazine

وہ صوفے سے اٹھ کر بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئے اور زرمین کا ہاتھ تھام لیا اور انکا چہرہ غور سے دیکھنے لگے وہ آج بھی ویسی تھیں گندمی رنگت، گہری سیاہ آنکھیں جو بند تھیں، ستواں ناک اور باریک ہونٹ پر چہرے پر پہلی والی چمک نہ تھی عالم بٹ زرمین کا ہاتھ تھامے انہیں بس دھندلائی آنکھوں سے دیکھے جا رہے تھے۔

رات کے آخری پہر پیاس سے زرمین کی آنکھ کھلی تو اپنے ہاتھ پر دباؤ محسوس ہوا عالم بٹ کو اپنا ہاتھ تھامے دیکھ زرمین کی آنکھوں کے ساتھ منہ بھی کھل گیا زرمین کے ہلنے سے جہاں عالم بٹ کی آنکھ کھلی وہیں زرمین کی حیرانگی انہیں شرمندگی کے سمندر میں ڈبو گئی۔

"کچھ چاہیئے کیا" عالم بٹ نے اپنے آپکو سنبھالتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"پانی..." زرمین نے منمناتے ہوئے کہا۔

"یہ لو.... بھوک لگی ہے کیا کچھ لاؤں" عالم بٹ نے انہیں پانی دیا بلکہ پلایا تو انہوں نے نفی میں سر ہلا گئیں اور نم آنکھوں سے عالم بٹ کو دیکھنے لگیں آج عالم بٹ انہیں پہلے والے عالم لگے تھے۔

"سو جاؤ ابھی صبح چلیں گے" عالم بٹ نے کہا اور ان پر چادر دینے لگے کہنے کو بہت کچھ تھا پر ہمت نہیں تھی لیکن خاموشی تھی جو بول رہی تھی آنسو تھے اور قطرہ قطرہ پگھلتی رات تھی۔

اگلے دن وہ اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا غصّے سے پاگل ہوا جا رہا تھا افروز سائیڈ والی چیئر پر بیٹھا تھا اور شاہ کے ہاتھ میں مس عاصمہ کا ریزیگنیشن لیٹر تھا جو سامنے سر جھکائے کھڑی تھیں۔

"مس عاصمہ آپ جانتی ہیں نہ کہ رولز کے مطابق ریزائن کرنے سے پہلے انفارم کیا جاتا ہے اور وہ بھی ایک مہینہ پہلے" شاہ نے غصّے سے کہا ایک تو اسے ایر نگ والی لڑکی پہ پہلے ہی غصّہ تھا اور اب مس عاصمہ کا ریزیگنشن لیٹر دیکھ کر اسکا غصّہ مزید بڑھ گیا۔

"ج....جی سر پتا ہے پر ررر.." ابھی مس عاصمہ کی بات ختم بھی نہیں ہوئی تھی کے شاہ دھاڑا
۔

"تو پھر یہ کیا ہے" اسنے چلاتے ہوئے لیٹر پھینکا اور ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا کے مس عاصمہ تو کیا ساتھ بیٹھا افروز بھی ڈر گیا۔

New Era Magazine

"ریلیکس یار آرام سے....جی مس عاصمہ کیا وجہ ہے ریزائن کرنے کی کوئی پرابلم ہے کیا" افروز نے اپنے آپ کو سنبھال کر شاہ سے کہا اور پھر مس عاصمہ سے مخاطب ہوا۔

"نوسر وہ دراصل میرے ہسبنڈ کا اچانک ساہیوال ٹرانسفر ہو گیا ہے تو مجھے کل ہی ان کے ساتھ جانا پڑے گا اس لیے" مس عاصمہ نے وجہ بتا کر دوبارہ سر جھکا لیا۔

"اووہ....اچھا چلیں ٹھیک ہے اب ٹرانسفر ہو گیا ہے تو کیا کر سکتے ہیں آپ کی بھی کیا غلطی ہے ٹھیک ہے آپکا لیٹر اکسپٹ آپ جا سکتی ہیں" افروز نے جتاتی نظروں سے شاہ کو دیکھا اور آخر میں مسکرا کر مس عاصمہ سے مخاطب ہوا تو وہ جانے کو مڑیں۔

"مس عاصمہ" شاہ نے انہیں پکارا تو وہ ڈرتے ہوئے مڑیں۔

"آپ واقعی کام بہت اچھا اور ایمان داری سے کرتی ہیں جاتی دفعہ اپنا سارا حساب ریسپشن سے کلئیر کر لیں اینڈ تھینک یو سو مچ" شاہ نے نارمل لہجے میں کہا تو وہ سر ہلا کر باہر چلی گئیں۔

"نرمی تو تمھیں چھو کر بھی نہیں گزری...ذرا جو تمہیں لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز ہو ظالم انسان" افروز نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بکواس نہ کرو جلدی سے سیکرٹری کی جاب کے لئے ایڈ دو مجھے جلد از جلد کوئی چاہیے جو محنت اور ایمان داری سے کام کرے" شاہ نے حکم دیتے ہوئے کہا اور کوٹ اٹھا کر باہر نکلنے والا تھا جب افروز نے اسے پکارا۔

"ایک کام کر دے یار یہ فائل عبید کو دینی تھی جاتا ہوا اسکے گھر دے جا" افروز نے فائل اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں اس وقت گھر جانا چاہتا ہوں تم خود دے آؤ" شاہ نے صاف منع کرتے ہوئے کہا۔

"عبید کے گھر کے پاس سے گزر کر ہی اپنے فلیٹ پہ جاؤ گے جہاں تم نے مجھے ایک دن ڈراپ کیا تھا لے جا..... یار نہیں ہے میرا کیا" افروز نے اسکے بولنے سے پہلے ہی اسے یاد دلایا اور بلیک میل کیا تو اس نے گہرا سانس لے کر ہامی بھر لی ورنہ افروز نے اسکی جان نہیں چھوڑنی تھی اسکے ہاتھ سے فائل لیتا وہ اسے گھورتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"بیٹا تجھے تو کوئی ایسا یا ایسی ملے جو تیری بولتی بند کر کے تیری عقل ٹھکانے لگا دے" افروز نے اوپر دیکھتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی جو باہر نکلتے شاہ نے بخوبی سنی تھی افروز کو اس بیچارے یا

New Era Magazine

بیچاری سے ہمدردی ہو رہی تھی جو اس ظالم کا/کی سیکرٹری بنے گا/گی پر اسے کون بتائے کے اسکی دعا بہت جلد قبول ہونے والی ہے۔

آج کی صبح خوبصورت تھی یا زرمین کو لگ رہی تھی وہ مسکرا کر اپنی بیٹیوں کو دیکھ رہی تھیں جب سے گھر آئیں تھیں انکی تینوں بیٹیاں انکے آگے پیچھے گھوم رہی تھیں اور عالم بٹ سے ہنستے مسکراتے باتیں کر رہی تھیں انہیں سب مکمل لگا لیکن کچھ کمی تھی کیا نہ مصطفی ہاں مصطفی کو یاد کرتے ہوئے انکی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"ایمان مصطفی کہاں ہے آیا نہیں وہ اسے فون کرو میری بات کرواؤ پتہ نہیں کہاں ہے" زرمین نے پریشانی سے کہا۔

"امی وہ میں کال کر رہی ہوں پر انکا فون بند ہے" ایمان نے منمناتے ہوئے زرمین کو بتایا اور عالم بٹ کی طرف دیکھتے ہوئے سر جھکا گئی جیسے اسی کی غلطی ہو۔

"کوئی بات نہیں بیٹا مصروف ہو گا آپ بعد میں ٹرائے کر لینا" عالم بٹ نے کہا تو اسکا جھکا سر ایک دم سے اٹھا وہ جانتے تھے کہ ایمان اس جواب تو قع نہیں کر رہی تھی کیوں کہ ہمیشہ انکی مصطفیٰ سے تلخ کلامی ہوتی تو وہ زرمین کو بے بھاسناتے اور پھر کئی دنوں تک گھر کا ماحول خراب رہتا تھا۔

"میں شورومم جارہا ہوں" عالم بٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کھانا.." ایمان نے عالم بٹ سے کہا۔

"میں بس تھوڑی دیر میں آجاؤں گا پھر سب مل کر کھائیں گے" انہوں نے مسکرا کر ایمان کی پیشانی چومی اور زرمین کو اللہ حافظ کہ کر باہر نکل گئے تو زرمین نے آنکھیں موند لیں اور ایمان لائٹ آف کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

New Era Magazine

وہ سب چھت پر بیٹھے غباروں میں چمک پھول اور نہ جانے کیا کیا بھر رہے تھے جب ملائکہ نے اسے غبارے میں کلر پینٹ بھرتے دیکھا-

"ارے یہ کیا کر رہی ہو" ملائکہ نے حیرت سے پوچھا تو سب کزن اسکی جانب متوجہ ہوئے-

"پینٹ بھر رہی ہوں یار" جیا نے مصروف انداز میں کہا-

"وہ تو ہمیں بھی نظر آرہا ہے پیاری آپی پر کیوں بھر رہی ہیں یہ" ولید نے کلر پینٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا-

"کیا ہم یہ غبارے بھی پارٹی م...." شافع کی بات مکمل بھی نہ ہوئی جب حمنہ نے سب کو مخاطب کیا-

"اف جلدی آؤ دیکھو انگریز کھڑا ہے ہمارے گھر کے باہر" حمنہ نے جوش اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت میں کہا-

New Era Magazine

توجیا سمیت سب ہی بھاگتے حمنہ کی طرف آئے اور نیچے دیکھنے لگے جہاں واقعی انگریز نما بندہ ان کے گھر کے پاس کریم پینٹ کوٹ پہنے کھڑا فون پر بات کر رہا تھا-

"ہاں لگ تو انگریز رہا ہے" خایفہ نے سوچتے ہوئے کہا-

"لگ نہیں رہا وہ ہے ہی انگریز" صہیب نے خایفہ کو جواب دیتے ہوئے کہا-

"یس اینڈ واٹ اے پرسنیلٹی یار آئی لائک دس انگریز" ضہیب نے امپریس ہوتے ہوئے کہا-

"ہائے ظالم انگریز کتنا حسین ہے اف" سوہا نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا-

"مجھے بھی دیکھنے دو انگریز یار" ملائکہ نے کہا جو سب سے پیچھے کھڑی تھی کیونکہ آگے جیا سوہا اور حمنہ کھڑی تھیں جبکہ انکے پیچھے ولید خایفہ علی اور صائم کھڑے تھے انکے پیچھے صہیب ضہیب اور پھر انکے بھی پیچھے ملائکہ اپنے چھوٹے قد کی وجہ سے زروا اور قاسم کے ساتھ کھڑی تھی ملائکہ کے ساتھ قاسم اور زروا بھی شروع ہو گئے-

New Era Magazine

"ٹکٹ لگا بندر رہے جو سب دیکھنا چاہ رہے ہو" جیا چڑ کر بولی جس کے انگریز انگریز سن کر کان پک گئے تھے اور آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بندر نہیں زرافہ بولیں پیاری آپی اور وہ بھی انگریز زرافہ" علی نے اس کے لمبے قد پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"میں کب سے پوچھ رہا ہوں یہ غبارے کب پھوڑنے ہیں.....پارٹی میں..." شافع نے خفگی سے چلا کر کہا۔

"نہیں ابھی...." جیا نے تپ کر کہا تو شافع نے غبارہ اس کو دے مارا جو اس کے چہرے کی بائیں سائیڈ اور پنک شرٹ لال کر گیا۔

"تم بس اب بچو مجھ سے" جیا غبارہ لے کر اس کے پیچھے دوڑی جو اب نیچے کی جانب بھاگ رہا تھا۔

باقی سب بھی انگریز کو بھول بھال کر ان کے پیچھے بھاگے وہ نیچے لان میں آئی اور شافع کو دیکھا جو سامنے کھڑا تھا اس نے غصے سے غبارہ پوری قوت سے اسے دے مارا پر یہ کیا شافع تو سامنے کھڑا مسکراہٹ روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا اور باقی سب جوان دونوں کے پیچھے آئے تھے

ادھر کا منظر دیکھ کر ساکت ہو گئے اور جیا نے اس بندے کو ٹانگوں سے دیکھتے ہوئے اس کے مضبوط چوڑے سینے کو دیکھا جس پر سفید شرٹ اب نیلی ہو چکی تھی بس پھر وہ اوپر نہ دیکھ پائی اور آنکھیں بند کر کے شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

"واٹ دا ہیل آر یو بلائنڈ" اس آواز پر اس نے سر اٹھایا تو سامنے والے کی شکل دیکھ کر اسکی ہنسی چھوٹ گئی...اور باقی سب کو دیکھا جو ہنسی کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

"آئی ایم سوری اٹ واز ناٹ فار یوااا..." جیا نے بمشکل لفظ ادا کیئے پر ہنسی تھی کہ رک نہیں رہی تھی اور سامنے والے کا دل کیا کہ اسے اونچائی سے اٹھا کر زمین پہ پھینک دے یا باقی کا آدھا چہرہ بھی لال کر دے وہ بھی تھپڑوں سے....

"پاری آپی یہ بلیو کوں ہیں" قاسم نے توتلی زبان میں پوچھا۔

"بیٹا انگریز کو نیلیا ہو گیا ہے" جواب جیا کی بجائے مسکراہٹ روکتی حمنہ نے دیا۔

"صد شکر کے کالا پینٹ نہیں تھا ورنہ انگریز کی جگہ افریقی حبشی لگتا" جیا نے ہنستے ہوئے کہا تو سب کے لیئے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا۔

"ہائے ے ے میں نے تو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا" ملائکہ نے دہائی دیتے ہوئے کہا۔

"افف بلکل انگریزی موویز کے ہیرو کی طرح حسین ہے کمینہ" سوہا نے پھر سے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا۔

"بد تمیز ایسے نہ بولو سن لے گا" خایفہ نے انگریز کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے کہا جو رومال سے اپنا منہ صاف کرنے کے ساتھ ساتھ انکو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔

"ارے جو مرضی بول لو اس انگریز بندر کو کون سا سمجھ آئے گی" جیا کی زبان پر دوبارہ کھجلی ہوئی۔

"آپی بندر نہیں زرافہ بولیں زرافہ" علی نے دوبارہ اسکی تصحیح کی۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ تمیز نہیں ہے آپ سبکو" اور وہ جو کب سے اپنے متعلق انکی بکواس سن رہا تھا اچانک غصے سے دھاڑا تو سب ساکت ہو گئے۔

"آپ....آپ اردو بھی بول سکتے ہیں" جیا نے سنبھل کر بولا اور باقی سب ابھی تک حیرانگی سے منہ کھول کر کھڑے تھے۔

"کیوں میں اردو نہیں بول سکتا یہ کام صرف آپ ہی کر سکتی ہیں کیا" شاہ نے غصے سے دیکھتے ہوئے طنز کیا۔

"ہائے توبہ مسٹر انگریز میں نے یہ کب کہا کے اردو صرف میں بول سکتی ہوں آپ بھی بولیئیں" جیا نے ہنس کر کہا تو شاہ نے اسے دوبارہ غصے سے دیکھا تو وہ دوبارہ بولی۔

"سوری مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے جان بوجھ کر آپکو نیلا نہیں کیا" جیا نے مسکرا کر کہا تو باقی سب جو ساکت کھڑے تھے قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

"اففف کن پاگلوں میں پھنس گیا ہوں" شاہ غصے سے منہ صاف کرتے ہوئے بڑبڑایا پر جیا کے تیز کانوں نے سن لیا۔

"وہ کیا ہے نہ ہم پاگل تو نہیں ہیں لیکن جب ہمارا کسی آپ جیسے سے واسطہ پڑے ہم پاگل ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم اگلے بندے کو یہ محسوس نہیں ہونے دیتے کہ وہ اس سفر میں اکیلا ہے" جیا نے اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔

"مطلب کیا ہے آپکا کہ میں پاگل ہوں" شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں تو میں نے یہ کب کہا پر آپ بہت سمجھ دار ہیں بہت جلدی سمجھ گئے" جیا نے ہاتھ باندھتے ہوئے مزے سے اسے کہا۔

"آپ ایسے خونخوار نظروں سے تو نہ دیکھیں ورنہ ہم سب سمجھیں گے کے آپ میں غصہ کرنے کے علاوہ ایک اور خوبی بھی ہے آپ تو آنکھوں سے بھی تیر چلا لیتے ہیں" جیا نے اس کے گھورنے پر چوٹ کی جو ایسے گھور رہا تھا جیسے ابھی کھا جائے گا اور وہ سب جو مزے لے لے کر دیکھ رہے تھے دوبارہ ہنسنا شروع ہو گئے۔

"یو..." ابھی شاہ نے بولنا ہی چاہا کے جیا دوبارہ بولی۔

New Era Magazine

"کیا یو مطلب تم..ہاں مجھے پتہ ہے میں ہوں آگے...بلکہ آپ غلط کہہ رہے ہیں آپکو کہنا چاہیئے یو آل ان بے چاروں کے ساتھ ناانصافی تو نہ کریں میں برداشت نہیں کر سکتی" جیانے اسکی بات اچکتے ہوئے لمبا ساڈرامائی جواب دیا تو سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔

"تم سب جنگلی ہو میں کہاں آگیا ہوں" شاہ نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ اپنے لوگوں کی کافی پہچان ہے آپکو" جیانے کہا تو اسکا اشارہ سمجھ کر وہ اور تپ گیا۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ" شاہ نے بھرپور غصے سے کہا اسے لگا وہ ان پاگلوں کے ساتھ پاگل ہو جائے گا جو اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔

اگر افروز یہاں ہوتا تو یہ دیکھ کر بیہوش ہو جاتا کہ اسکی دعا اتنی جلدی قبول ہو گئی ہے۔

"شٹ اپ شٹ اپ اور یو کے علاوہ کچھ نہیں آتا آپکو مسٹر بس شکل تک ہی انگریز ہیں" جیانے نہایت افسوس سے کہا۔

"تم سب ایک نمبر کے بد تمیز اور بد دماغ ہو" شاہ نے سب کی طرف گھور کر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسا تو نہ بولیں مجھے اچھا نہیں لگا کہ آپ اپنا نمبر ہمیں دیں آپ ہی پہلے نمبر پر ٹھیک ہیں" جیا نے ایسے انداز میں بولا تو شاہ عش عش کر اٹھا۔

"آپ گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسے پیش آتے ہیں" شاہ نے طنز کرتے ہوئے کہا اور عبید جو باہر سے ابھی آیا تھا اندر کا منظر دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

"یہ کیا ہوا کس نے کیا" عبید ان کے سر پہ آکر غصے سے دھاڑا تو سب نے ڈر کے خاموشی سے سر جھکا لیئے۔

"یہ ہم نے نہیں نیلے رنگ نے انکو نیلا کیا ہے" چھوٹی زروا منمناتے ہوئے بولی۔

"تم لوگوں کو شرم نہیں آتی فضول حرکتیں کرتے ہوئے" عبید نے انکو شرمندہ کرنے کی کوشش کی۔

New Era Magazine

"عابی بھائی ہم نے اتنی محنت سے غبارے بھرے ہیں آپ فضول کہہ کے ہمارا دل تو نہ توڑیں "جیا نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو شاہ کا دل کیا اس بد دماغ لڑکی کی آنکھیں ہی نکال لے۔

"اور ہمیں کیا پتہ تھا کہ غبارہ آپ کے مینارِ پاکستان جیسے دوست کو لگے گا اور انہیں نیلیا م... میرا مطلب وہ نیلے ہو جائیں گے "جیا نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا تو شاہ نے مٹھیاں زور سے بند کر لیں۔

"چلو سب جلدی سوری بولو "عبید نے گھورتے ہوئے کہا۔

"عابی بھائی کیوں بولیں سوری..... ایک تو ہم نے انہیں رنگین کیا ہے اوپر سے سوری بھی ہم بولیں "جیا نے عبید کی بات کا برا مناتے ہوئے کہا۔

"سوری بولوووو "عبید نے چلاتے ہوئے کہا۔

"سووری انگریزی جی ہمارا مطلب ہے کہ ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہے" جیا نے منہ بنا کر سب کی طرف سے کہا تو شاہ نفی میں سر ہلاتا انکے بیچ میں سے ہوتا باہر کی جانب بڑھنے لگا جب جیا کی زبان دوبارہ پھسلی تھی۔

"یہ رنگ کافی پکا ہے کپڑے دھونے والی بلیچ سے نہائیں م... میرا مطلب ہے کسی اچھے صابن سے نہا ئیئیں گا" جیا نے دوبارہ پٹڑی سے اترنا شروع کیا پر عبید کی گھوری نے پٹڑی پہ رہنے پر مجبور کیا اور اس نے دانت نکوستے ہوئے شاہ کو مشورے سے نوازنا اپنا فرض سمجھا... باقی سب تو ادھر ادھر ہو گئے تو شاہ نے عبید کو فائل پکڑائی جو پلاسٹک پیپر میں ہونے کی وجہ سے محفوظ تھی اور بنا کچھ کہے باہر آ گیا۔

وہ غصے میں چیزوں کی توڑ پھوڑ کر رہا تھا پر اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا وہ فائل دے کر جلدی اپنے فلیٹ پر آنا چاہتا تھا تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے کیوں کے پچھلے دو دنوں سے وہ ٹھیک سے سو نہ پایا تھا لیکن اس لڑکی کی وجہ سے اسکا اتنا ٹائم برباد ہو گیا اور کچھ اس رنگ کی وجہ سے بھی جو گھنٹہ شاور لینے کے بعد بھی اسکے چہرے اور گردن پر سے اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا اور مجبوراً اسے دوبارہ شاور لینا پڑا۔

New Era Magazine

اس کا دل کر رہا تھا کہ کسی بھی طرح اس بدتمیز، بددماغ، پاگل، اندھی اور ضدی لڑکی کی گردن مروڑ دے جو اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی اور باقی سب اسکے سامنے ایسے کھڑے تھے کہ جیسے وہ بھاگ ہی نہ جائے......سب سے زیادہ غصہ اسے افروز پر تھا جس نے اسے فائل دینے عبید کے گھر بھیجا تھا وہ اس وقت کو کوس رہا تھا جب اس نے افروز کی بات مانی تھی۔

وہ غصے میں اپنے خیالوں میں گم تھا جب اسکا فون بجا اس نے دیکھا تو ایمان کالنگ سکرین پر جگمگا رہا تھا اس نے سوچوں کو جھٹکتے ہوئے غصّہ قابو کیا پر تب تک کال بند ہو گئی تو اسنے کال بیک کی۔

"آپ کہاں ہیں بھائی کدھر ہیں آپ کو پتا بھی ہے کہ کیا ہو رہا ہے" اس کی ہیلو کی آواز پر وہ پھٹ پڑی وہ دو دن سے اسے کال کر رہی تھی پر اسکا فون مسلسل بند تھا تو اس نے فون بیڈ پر پٹخ دیا تھا اور ہاتھ ٹانگوں پر باندھ کر بیٹھ گئی وہ آج کا دن یاد کرتے مسکرا رہی تھی سب اسے خواب لگ رہا تھا وہ سوچوں میں گم تھی کہ اس کا فون بجا اس نے بجلی کی تیزی سے فون دیکھا اور کال اٹھائی۔

"ایمان بچہ کیا ہوا ہے" شاہ نے ایمان سے پوچھا۔

New Era Magazine

"وہ بھائی امی ..."ایمان نے بات ادھوری چھوڑی تو شاہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"کیا ہوا ہے امی کو ایمان بتاؤ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے پلیز فاگاڈ سیک" شاہ نے اونچی آواز میں ایمان کو مخاطب کیا جواب مسلسل خاموش تھی۔

"امی ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھیں انکا بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا...میں آپ کو دو دن سے کال کر رہی تھی پر آپ پک نہیں کر رہے تھے" ایمان نے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا وہ اسلیئے غصہ تھی کہ اگر ابو وقت پر نہ آتے تو اور شاہ بھی گھر نہیں تھا اوپر سے فون بھی بند تھا۔

"اب کیسی ہیں امی...ڈاکٹر نے کیا کہا اور کہاں ہیں امی میری بات کرواؤ" شاہ نے فکر مندی سے پیشانی مسلتے ہوئے زرمین کا پوچھا وہ اتنا لا تعلق رہا کہ گھر تک کی خبر نہ لی ایک دفعہ پھر دل میں وہ اس لڑکی صلواتیں سنانے لگا پر ایمان کی آواز سن کر اسکو بریک لگی۔

"جی اب امی بہتر ہیں ابو لے کر گئے تھے ہاسپٹل اور ابھی تو وہ سو رہی ہیں..پر آپ کب آئیں گے" ایمان نے اسے امی کا بتاتے ہوئے اس کے آنے کا پوچھا۔

"میں بس ابھی آرہا ہوں" شاہ نے کہہ کر فون بند کیا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر کو نکل گیا۔

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine